

606-قرآن کریم میں ضمیر "نحن" کے استعمال کا معنی۔

سوال

قرآن کریم کی بہت سی آیات میں لفظ "نحن" کیوں استعمال ہوا ہے؟
غیر مسلمین میں سے بہت سے یہ کہتے ہیں کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام کی طرف اشارہ ہے؟

پسندیدہ جواب

عربی کا اسلوب ہے کہ اگر شخص اپنے آپ کو ضمیر "نحن" سے تعبیر کرتا ہے جو کہ بطور تعظیم ہے، اور اپنے آپ کو ضمیر متکلم "انا" سے جو کہ مفرد پر دلالت کرتی ہے ذکر کرتا ہے اور غائب کی ضمیر "هو" کے ساتھ بھی ذکر کر سکتا ہے، اور یہ تینوں اسلوب قرآن کریم میں بھی وارد ہیں، اور اللہ تعالیٰ قوم عرب کو ان کی زبان و لغت میں مخاطب کرتا ہے۔

فتاویٰ اللجنة الدائمة جلد نمبر 143/4

تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ بعض اوقات اپنے آپ کو صیغہ مفرد ظاہر یا غائب کے ساتھ ذکر کرتے ہیں اور بعض اوقات جمع کے صیغہ کے ساتھ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ہم نے آپ کو فتح میں عطا فرمائی﴾ اور اسی طرح اور بھی کئی ایک فرما میں ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے آپ کو تثنیہ کے صیغہ کے ساتھ بھی ذکر نہیں کیا، اس لئے کہ جمع کا صیغہ اس تعظیم کا متقاضی ہے جس کا وہ مستحق ہے، اور بعض اوقات اسماء کے معانی پر بھی دلالت کرے، لیکن تثنیہ کا صیغہ عدد محصور پر دلالت کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ اس سے مقدس اور منزہ ہے۔ اھ

دیکھیں العقیدۃ التدریجیہ ص 75: تالیف شیخ الاسلام ابن تیمیہ

اور لفظ "انا" اور "نحن" اور جمع کے دوسرے صیغوں کے ساتھ کبھی تو شخص ان الفاظ کے ساتھ اپنی جماعت کے متعلق بات کرتا ہے، اور کبھی عظمت و جلال والا کیلا ہی ان کے ساتھ بات کرتا ہے، جیسا کہ بعض بادشاہ اور حکمران کوئی فرمان جاری کرتے ہیں تو یہ کہتے ہیں ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے وغیرہ، حالانکہ وہ تو صرف ایک ہی شخص ہے صرف اس نے بطور تعظیم یہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔

تو ہر ایک سے زیادہ تعظیم کا حق دار تو اللہ وحدہ لا شریک ہے تو جب اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی کتاب عظیم قرآن مجید میں "انا" اور "نحن" کا لفظ استعمال کرتا ہے تو یہ بطور تعظیم ہے ناکہ تعدد، تو اگر اس طرح کی کسی آیت پر کسی شخص کو اشکال پیش آئے یا اس پر مشابہ ہو جائے تو اسے چاہئے کہ وہ اس کی تفسیر کے لئے اسے محکم آیات پر لوٹائے۔

اگر کوئی عیسائی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿ہم نے ذکر کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں﴾ سے تعدد کا استدلال کرے یا اس طرح کو کسی دوسری آیت سے تو ہم اس کا رد محکم آیات سے رد کریں گے، مثلاً اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿اور تمہارا اللہ اور معبود ایک اللہ ہی ہے، اس اللہ کے علاوہ معبود برحق کوئی نہیں وہ رحمن و رحیم ہے﴾۔

اور اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہی ہے﴾ اور اس طرح کی دوسری آیات جو کہ صرف ایک ہی معنی رکھتی ہیں ان میں دوسرے معنی کا احتمال ہی نہیں، تو جو حق تلاش کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اس سے شک اور التباس زائل ہو جائے گا۔

اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے جتنے بھی اپنے متعلق جمع کے صیغے ذکر فرمائے ہیں وہ اس عظمت پر مبنی ہیں جس کا وہ اللہ تبارک و تعالیٰ مستحق ہے اور اس کے کثرت اسماء و صفات اور کثرت جنود اور اس کے فرشتوں کی کثرت کی وجہ سے بھی۔ دیکھیں العقیدۃ التدمریۃ ص 109 تالیف شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔